رسائل و مسائل

بچوں کی تولیت کا حق

باپ کے انتقال کی یا طلاق کی صورت میں بچوں کی تولیت پر کس کا حق ہے؟ باپ اور اس کے رشتہ داروں کا یا ماں کا؟

بچوں کا اصل متولی اور نگران تو باپ ہی ہے' لیکن چھوٹے بچوں کی پرورش عام طور پر باپ کے مقابلے میں ماں اچھی طرح کر سکتی ہے۔ اس لیے تربیت و حضانت میں بچوں کی فلاح و بہبود کو مد نظر رکھ کر شریعت نے ماں کو ترجیح دی ہے۔ البتہ اگر ماں نے کسی ایسے شخص سے شادی کر لی ہو جو بچوں کا محرم نہ ہو' تو پھر بچوں ہی کے فلاح و بہبود کے پیش نظر ماں کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ دلائل' درج ذیل احادیث ہیں:

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کی کہ میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ برتن تھا' میری چھاتی اس کے لیے دودھ کا مشکیزہ تھی' اور میری گود اس کے لیے بستر تھی لیکن اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب میرے اس بیٹے کو بھی مجھ سے چھینا چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' انت احق بہ مالم تنکحی. تم اس بچے کی زیادہ حق دار ہو جب تک کہ تم دوسری شادی نہ کرو''۔ (ابو داؤد. کتاب الطلاق)

''حضرت براء بن عازب ؓ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر ؓ کی تولیت میں اس لیے دیا تھا کہ ان کی بیوی اس بچی کی خالہ تھیں' اور فرمایا تھا کہ' الخالۃ بمنزلۃ الام. خالہ ماں کے درجے میں ہے''۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلح)

''حضرت عمر ؓ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تھی' اور اس سے ان کا بیٹا عاصم بن عمر ؓ پیدا ہوا تھا۔ بچہ ابھی چھوٹا ہی تھا کہ حضرت عمر ؓ نے اس عورت کو طلاق دے دی' اور بچے کو اپنے پاس لے آئے۔ بچے کی نانی نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آ کر شکایت کی کہ عمر ؓ نے میرے بچے (نواسے) کو مجھ سے چھین لیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے بچہ اس کی نانی کے حوالے کر دیا اور